سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دینی حلقوں' ارباب مدارس اور خصوصاً علماء دیوبند کب تک اپنے گہرہائے نایاب گنواتے رہیں گے؟ اور کب تک اس طوفان بلاخیز کا مقابلہ کرتے رہیں گے؟ ستمگری اور شقاوت کی بھی آخر ایک حد ہوتی ہے' اور صبر و برداشت اور تحمل کی بھی ایک انتہا ہوتی ہے کراچی جو محبت وطن اور علماء حق کا مرکز تھا' ایک منظم منصوبے اور ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) کے نتیجے میں اکثر و بیشتر علماء کو پے در پے شہید کر کے خالی کر دیا گیا۔ اور آج تک ایک بھی قاتل گرفتار نہیں ہوا۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ صدر مملکت یا دوسرے اہم حکومتی و فوجی عہدیداروں پر حملہ کرنے والے تو چند دن میں گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچ جاتے ہیں لیکن دوسری طرف عوام اور علماء کے قاتل دندناتے پھر رہے ہیں۔ اور انہیں کوئی پوچھنے والا یا ان پر ہاتھ ڈالنے والا نہیں۔ اسی باعث ان خونی درندوں کی خونی پیاس دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ افسوس صد افسوس کہ مقتولوں کے پسماندگان کی آہ وزاریاں اور ہم جیسے ''مرثیہ خوانوں'' اور بے بس صحافیوں کے قلمی نوحے محض صدا بصحرا ثابت ہو رہے ہیں۔ کاش! کہ یہ کبھی نفخ صور حکمرانوں اور ظالموں کیلئے ثابت ہوسکیں۔ آخر میں ادارہ تحریک ختم نبوت اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ و مشائخ اور طلبہ کے ساتھ دلی تعزیت کرتا ہے اور راقم ان کے جانشین فرزند برادرم محمد و دیگر صاحبزادگان اور پسماندگان کے ساتھ اس سانحہ میں خود کو برابر کا شریکِ غم سمجھتا ہے۔

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں  پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

---

## حضرت مولانا محمد صادقؒ ایک مردِ درویش کی جدائی

جمعیت علماء اسلام کے پرانے رفیق' اہم مرکزی رہنما اور دارالعلوم حقانیہ کے انتہائی مخلص خادم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے عقیدت مند' اور عاشق صادق مولانا محمد صادق سرگودھویؒ کا طویل بیماری کے بعد سانحۂ ارتحال پیش آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اس گئے گزرے دور میں بھی عقیدت و محبت کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ پر فالج جیسے موذی مرض نے کچھ عرصہ قبل حملہ کیا تھا جس کی وجہ سے آپ انتہائی کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن پھر بھی آپ دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات کے لئے بیماری کے باوجود یہاں تشریف لائے اور ابھی ۲۹ رجب کو دستار بندی کی تقریب یہاں دارالعلوم میں منعقد ہو رہی تھی تو شدید بیماری کے باوجود آپ نے اس میں شرکت کیلئے بس کا ٹکٹ لے لیا تھا لیکن آنے سے کچھ دیر پہلے آپ پر دوبارہ فالج نے شدید حملہ کیا۔ اور دو تین دن بعد آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آخر دم تک آپ حقانیہ اور حضرت مولانا مدظلہ کے ساتھ اپنی سیاسی وابستگی اور عقیدت کا اظہار فرماتے رہے۔ حضرت مولانا مدظلہ نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ قارئین الحق سے ان کے رفع درجات کیلئے خصوصی درخواست ہے۔